ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ایڈیٹر:- نعیم احمد نیر

جلد نمبر 8 ماہ ہجرت 1381ھش بطابق مئی 2002ء شمارہ نمبر 5

دعا کریں کہ ہماری زندگیوں میں ہی جرمنی حقیقی اسلام قبول کرلے

نیشنل امیر جماعت کا ایک وفد کے ہمراہ جرمنی بھر کا دورہ

مختلف ریجنز میں اجلاسات کے دوران صدران جماعت اور سیکرٹریان مال سے خطاب

گذشتہ ماہ امیر جماعت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے ایک وفد کے ہمراہ جرمنی بھر کا دورہ کیا۔ ان کے ساتھ مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب بھی تھے۔ جنہوں نے دلوں کو گرما دینے والے خطبات سے عہدیداروں کو نوازا۔ اس دورہ کے دوران بیت السبوح فرانکفورٹ، بیت الظفر امن ہاؤزن، بیت الرشید ہمبرگ، بیت النصر کولون، ناصر باغ گروس گیراؤ اور المہدی مسجد میونخ میں بڑے پیمانے پر اجلاسات کا انعقاد ہوا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے عہدیداروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ یہ پیغام آگے احباب جماعت تک پہنچائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ کیا انسان کی زندگی کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ کمایا، کھایا اور سولیا یا خدا نے اسے خاص مقصد کیلئے پیدا کیا ہے؟ ہمیں یہ مقصد سمجھنا چاہئے اور اس ملک میں بسنے والے لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔ یہ مت بھولیے کہ اس قوم نے آخر پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی غلامی میں آنا ہے۔ دعا کریں یہ ہماری زندگیوں میں ہی حقیقی اسلام قبول کرلیں۔ اس کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانی دینی ہوگی۔ وقت کی قربانی، مال کی قربانی وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو لگاتار بڑھتے ہوئے فضل کئے ہیں اس کے مطابق اپنی مالی قربانیوں کو

باقی صفحہ 2 پر

کیل یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے ایک احمدی طالب علم

مکرم ڈاکٹر محمد شفیق طاہر صاحب آف فیصل آباد کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب

مؤرخہ 15 اپریل شام 8 بجے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کی جانب سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے ایک لاؤنج میں محترم ڈاکٹر محمد شفیق طاہر صاحب کے اعزاز میں ایک سادہ سی تقریب منعقد کی گئی، جس کی صدارت محترم نیشنل امیر صاحب نے کی اور اس میں یونیورسٹی طلبہ کے علاوہ علمی ذوق رکھنے والے بہت سے دیگر احباب نے شرکت کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اسی سال کیل یونیورسٹی سے اپنے تحقیقی پراجیکٹ کی تکمیل پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ کا تعلق فیصل آباد سے ہے اور مکرم محمد رفیق صاحب کے بیٹے ہیں۔ آپ جرمن حکومت کے ایک وظیفہ پر یہاں آئے تھے اور اب اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وطن واپس جارہے تھے۔ آپ نے یہاں قیام کے دوران دراصل پاکستان میں کی ہوئی اپنی تحقیق "گندم کے پودے پر نمکیات کے اثرات" کو جینیٹک طریقہ کار سے اور آگے بڑھایا ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور تعارفی کلمات کے بعد محترم ڈاکٹر

باقی صفحہ 2 پر

تمغہ حسن کارکردگی

مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۲ بروز جمعرات ریجن نورڈ رائن کی ایک جماعت Meerbusch کے صدر عبدالرشید ندیم صاحب کو انسانی خدمات (خصوصاً غیر ملکی پناہ گزینوں) کے اعتراف کے طور پر حسن کارکردگی کا تمغہ عطا کیا گیا۔ یہ تمغہ شہر Meerbusch کے میئر البرٹ شوارس Albert Schwarz نے ایک تقریب میں انکو پیش کیا۔ اور انکی خدمات کا ذکر کیا اور نہایت اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ جس کا ذکر اگلے دن کے مقامی اخبارات نے کیا۔ حسن کارکردگی کے تمغہ دینے کی تقریب سے قبل بیور گر مائسٹر نے جماعت احمدیہ کے ایک وفد سے ملاقات کی جس میں مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب ریجنل امیر Nord Rhein اور مکرم عمران افضل

باقی صفحہ 2 پر

ڈارمسٹڈ میں پہلی مسجد "نور الدین" کی تعمیر دعاؤں کے ساتھ وقار عمل کا آغاز

مؤرخہ 2 اپریل 2002ء کو شام پانچ بجے ڈارمسٹڈ شہر کے علاقہ ریڈ بھان میں غیر معمولی رونق نظر آنے لگی۔ مختلف اطراف سے احباب جماعت ڈارمسٹڈ شہر میں مسجد "نورالدین" کی تعمیر کے لئے خرید کردہ پلاٹ میں جمع ہونے لگے۔ تقریباً 6 بجے ریجنل امیر صاحب ہیسن ڈارمسٹڈ مکرم خالد حسین خادم صاحب نے دعا کے ذریعہ وقار عمل کا کام شروع کروایا۔ احباب میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ جوں ہی اس مقدس کام کا آغاز ہوا، احباب جماعت کی خوشی کی لہر دوڑ گئی اور فضا اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھی۔ کام کے دوران ابراہیمی دعاؤں کا ورد جاری رہا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہمیں اپنے عبادت گزار بندے بنانا اور اس جگہ کو امن وسلامتی کی جگہ بنانا۔ زمین تیار ہونے کے بعد باقاعدہ بنیاد رکھنے کی تقریب ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

(وسیم احمد سندھی، معاون سیکرٹری اشاعت، ہیسن ڈارمسٹڈ)

تبرکات — ایمان بطور درخت کے ہے اور اعمال اس کی آبپاشی کیلئے بطور نہروں کے ہیں

"ایمان اور اعمال کی مثال قرآن شریف میں درختوں سے دی گئی ہے۔ ایمان کو درخت بتایا گیا ہے اور اعمال اس کی آبپاشی کیلئے بطور نہروں کے ہیں۔ جب تک اعمال سے ایمان کے پودوں کی آبپاشی نہ ہو اس وقت تک وہ شیریں پھل حاصل نہیں ہوتے۔ بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بدبخت دوزخی زندگی والا ہے تو وہ ہر وقت اس دنیا میں زقوم ہی کھا رہا ہے۔ اس کی زندگی تلخ ہوتی ہے۔"

(الحکم 17 اگست 1903ء، الفضل ربوہ 16 مارچ 1965ء)

جرمنی بھر میں تبلیغی میٹنگز کا انعقاد

بیت النصر کولون میں ایک کامیاب تبلیغی میٹنگ کا انعقاد پچاس سے زائد جرمن مہمانوں کی شمولیت

"مسلمان خود بھی امن میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی امن دیتا ہے"

بینز ہائم میں مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا شہریوں سے خطاب

☆ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ 17 مارچ کو ریجن نورڈ رائن کو ایک کامیاب تبلیغی میٹنگ کے انعقاد کا موقع ملا۔ اس میں کسی انسانی کوشش کا دخل نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرمادیئے۔ مارچ کے آغاز میں کیتھولک چرچ کی ایک ذیلی تنظیم Kölsch Hätz Gespräche کے سربراہ مسٹر ول Herr Will نے ریجنل امیر مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو فون کرکے پوچھا کہ کیا ہم چند لوگوں کے ساتھ آپکی مسجد میں آسکتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ کیوں نہیں ہم تو ایسے مواقع کے انتظار میں رہتے ہیں اور ہماری ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے مذاہب کے ساتھ پیار اور محبت اور رواداری کا رشتہ استوار کریں کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔ اس طرح ۱۷ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔ مقررہ تاریخ کو جب سارے مہمان آچکے تو مکرم ول Herr Will نے مہمانوں کو مکرم ریجنل امیر ڈاکٹر سید بشارت صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کے ساتھ متعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشارت صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مسجد کا مختصر تعارف کروانے کے بعد مسجد کے اندر آنے کی دعوت دی۔ مہمانوں کی کرسیوں پر تشریف آوری کے بعد اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی ضرورت اور غرض وغایت بیان کیں اور اسی طرح آنے والے موعود کے بارے میں سابقہ پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ آخر میں سوال وجواب کی دعوت دی۔ فوراً ہی کئی ہاتھ کھڑے ہوگئے گویا کہ وہ پہلے سے اس موقع کے انتظار میں تھے۔ یہ مجلس بہت ہی دلچسپ اور کامیاب رہی۔ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب ریجنل امیر نورڈ رائن اور مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرمہ عائشہ ملکی محمود صاحبہ انچارج جرمن ڈیسک نورڈ رائن نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ سوالات احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق۔ جماعت

باقی صفحہ 2 پر

ڈسن باخ اور فنگ سٹڈ کی جماعتوں میں عید ملن پارٹیز کا انعقاد

☆ الحمدللہ بتاریخ ۳ مارچ بروز اتوار جماعت Pfungstadt کو عید ملن پارٹی کرنے کی توفیق ملی جو ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ یہ گرل پارٹی Dieburg Grill Platz پر منائی گئی۔ اس کے لئے باقاعدہ انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور اس کی کامیابی کے لئے فوراً فوراً اطلاع دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن موسم صاف تھا۔ خدام کی ایک ٹیم علی الصبح گرل کا سامان لے کر مقررہ جگہ پہنچ گئی تھی باقی افراد جماعت گیارہ بجے تشریف لائے۔ اچھے ماحول میں سب افراد ذوق وشوق سے اپنے اپنے حصہ کا کام کرنے میں مصروف تھے۔ کبابوں سے سیر ہو کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ایک چھوٹی سی تقریب کی گئی جس میں تلاوت قرآن کریم عزیزم مسعود الحسن (واقف نو) نے کی نظم مکرم احسن بٹ صاحب نے کلام محمود سے پڑھی۔ ان کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب نیر نے حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن سے محبت پر ایک مختصر مضمون پڑھا۔ ان کے بعد مکرم شاہ اللہ صاحب جو کہ صدر جماعت Pfungstad ہیں تمام افراد کو عید کی مبارک باد پیش کی۔ دعا کے بعد یہ مختصر سا اجلاس اختتام پزیر ہوا۔ بچوں نے دیر تک فٹ بال سے اور بڑوں نے آپس میں تبادلہ خیالات سے دل بہلایا۔

☆ الحمدللہ لوکل امارت ڈسن باخ کو مؤرخہ 10 مارچ بوقت شام 6 تا 10 بجے مقامی سکول کے ایک ہال میں کامیاب عید ملن پارٹی کرنے کی توفیق ملی۔ لوکل امارت میں شامل شہروں کے برگر ماسٹرز اور شہر کی انتظامیہ

باقی صفحہ 2 پر

اس شمارہ میں

☆ تبرکات، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام
☆ جرمنی کے شب وروز (خبریں)
☆ عالمی حالات (خبریں)
☆ آپ کا نوازش نامہ ملا
☆ پادری کی غلط بیانی کا جواب
☆ محاورے، کہاوتیں، ضرب الامثال
☆ مکرم امیر صاحب جرمنی و مربی سلسلہ کا دورہ
☆ ڈارمسٹڈ میں مسجد کی تیاری
☆ تمغہ حسن کارکردگی

بقیہ: امیر جماعت احمدیہ اور مرکزی وفد کے دورہ جات

بھی بڑھاتے جائیں۔ ہدایت کی طرف بڑھیں۔ خود کو صرف باتیں۔ ایسی باتیں صرف باتوں کا صرف کرتا ہے۔ اس کے لئے اپنے آپ کو مضبوط بنائیں۔ اللہ پر بھروسہ کریں وہ آپ کو بہت کچھ دے سکتا ہے اور یقیناً اس نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ آغاز میں ہمارے پاس کیا تھا چند کچے درو دیوار کے گھر اور سادہ کی چھتے کو چارپائیاں اور ہمارے بڑوں نے قربانیاں کرکے حقیقی اسلام کو پھیلایا اس قربانی کے نتیجے میں آج کیا عجیب ہو گئے۔ یقیناً آئیں۔ نئی نسل میں یہاں جوان ہو رہی ہے انہیں بتائیں اور قربانیوں کے لئے تیار کریں۔ آج جان کی نہیں وقت اور مال کی قربانی کی ضرورت ہے۔ نوجوان اپنی جیب خرچ چندے میں سے دینے کی روایت کو قائم کریں۔ اپنے بچوں کی ان خطوط پر تربیت کریں۔ 11 ستمبر کے بعد یہاں بھی اسلام کا چرچا ہو چکا ہے۔ ہمیں لوگوں کی راہنمائی کرتے ہوئے انہیں اسلام کی صحیح تصویر دکھانی ہے۔ دعا کریں اور محنت کریں۔

مربی سلسلہ مکرم عبدالغفار صاحب نے فرمایا کہ صدر جماعت کو بھی کا ساتھ دینا چاہیے۔ پھر اس کا دوروں کو تلقین کی۔ جو مرد ہوگا۔ پہلے آپ کے دہانی بچے ہیں ان کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا کیا کریں۔ 40 دن تک اگر ایسا کر دعا کرے پھر نصیحت کریں۔ محبت اور دعا کی سے دلوں کو فتح کر سکتی ہے۔ [illegible] کے متعلق احباب میں بات کرنے سے پرہیز کریں اس کا جائزہ لے کر بات کریں۔

خدا کی راہ میں مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے قرضہ دے اور پھر میں اس کو بڑھا کر واپس دوں گا۔ اب آپ میں سے کون ہے جو اپنا قرضہ دینا پسند نہیں کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے کوئی غریب نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا کہنے لگا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرا مال بڑھا دے۔ آپ نے دعا کی "اللہ اس کے مال میں برکت دے۔" کچھ عرصہ میں اس کے پاس اتنا بڑا ریوڑ ہو گیا کہ مدینہ میں آنا بہت دور ہو گیا۔ جب کافی عرصہ تک نظر نہ آیا تو آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے اس کے بارے میں پوچھا حالات معلوم ہونے پر ایک صحابی کو اس کی طرف روانہ کیا اور پیغام دیا کہ "اللہ کی راہ میں کچھ مال دو"۔ اس نے جواب دیا کہ یہ کیا ہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا میں مال بھی دوں۔ جو مجھے بڑی مشکل سے ملا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب پیغام سنا تو بہت افسوس ہوا۔ اس کا ایک دوست بھی مجلس میں بیٹھا سن رہا تھا وہ اسکے پاس گیا اور اسے شرم دلائی جس پر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ مال لے کر حاضر ہوا اور پیش کیا مگر آنحضرت ﷺ نے قبول نہ فرمایا اور وہ مال واپس ہوا۔ بعد میں پھر اس نے اپنا مال آکر پیش کیا قبول نہ ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلفاء نے بھی اس سے یہ کہہ کر مال قبول نہ کیا کہ ایسے مال کو کیسے لے سکتے ہیں جس کو آنحضرت ﷺ نے قبول نہ کیا ہو اور وہ اسی حالت میں فوت ہوا۔

مربی صاحب نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے لئے پیغام دیا کہ اگر تمہارے خاوند چندے میں سستی دکھاتے ہوں تو تمہیں ان سے ناراض ہو جانا چاہیے [illegible] کر کے چندہ رہنا چاہیے۔ ہمیں عام طور پر خواتین اپنے مطالبات خاوندوں سے منوا لیتی ہیں۔ مربی صاحب نے حضرت اقدس [illegible] جانی و مالی [illegible] آپ نے اپنا زیور خدا کی راہ میں دے دیا [illegible]

بقیہ: عید ملن پارٹی کا انعقاد

75 کے ممبران کے علاوہ مقامی چرچ کے [illegible] کے ایک امام اور Heusenstam کی [illegible] Kindergarten [illegible] 155 افراد شامل ہوئے۔ [illegible] ہدایت اللہ ہیوبش صاحب [illegible]

[illegible]

بقیہ: [illegible]

[illegible]

بقیہ: تبلیغی میٹنگ

احمدیہ کا مشن اور اس کے مقاصد۔ اسلامی ریاست کا تصور۔ جہاد کا تصور۔ اسلامی شریعت کی نافذ کردہ حدود اور سزائیں اور عبادت کا طریق اور مقصد کے بارے میں تھے۔ اور مسجد کے ایک کونے میں کتابوں کا اسٹال بھی لگایا گیا جس سے احباب نے لٹریچر حاصل کیا بعض مہمانوں نے اپنے ایڈریس بھی دیئے کہ اگر آئندہ آپ اس قسم کی مجلس کا اہتمام کریں تو ہمیں ضرور دعوت دیں۔ اس روز ۵۳ جرمن احباب و خواتین ہمارے مہمان ہوئے اور اس طرح احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے متعارف ہوئے۔ اس موقع پر پریس کے نمائندگان بھی اس مجلس میں شامل ہوئے اور اس میٹنگ کی رپورٹ شائع کی اور عکرمہ ربی صاحب سے انٹرویو بھی کیا اور اسطرح ہزاروں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ ہماری جرمن [illegible] عظمیٰ لوگ صاحب نے ضیافت اور تبلیغی اسٹال لگانے میں ہم پور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(رانا محمد فضل آزاد، اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ مجلس نور ڈر ہائن)

☆ حضرت آدم علیہ السلام جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آج سے 6 ہزار سال پہلے اس دنیا میں رہتے تھے، دنیا کے پہلے انسان نہیں تھے جیسا کہ بائبل میں مذکور ہے بلکہ وہ سلسلہ انبیاء کے پہلے نبی تھے۔ جس کے آخر پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مذہب اسلام کی بنیاد رکھی۔ جبکہ ایک مسلمان خود بھی امن میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی امن دیتا ہے۔ جہاد کا مطلب صرف دفاعی جنگ ہے نہ کہ جارحیت اور دہشت گردی۔ ایک مسلمان کیلئے سب سے بڑا جہاد اپنا نفس کو مذہب کے آفاقی اصولوں پر عمل کیلئے راغب کرنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مورخہ ۱۷ مارچ کو ریجن [illegible] میں واقع شہر [illegible] کے ایک بڑے ہال میں معززین شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے کیا۔ آپ نے مہمانان کرام کو موجودہ بین الاقوامی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی تعلیم سے آگاہ فرمایا۔ معزز سامعین نے جن میں سیاست دان، ڈاکٹر، صحافی اور اساتذہ شامل تھے مختلف موضوعات پر سوالات کیے۔ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کے جوابات پر تبصرہ کرتے ہوئے مقامی اخبار Bergstraßer Anzeiger نے لکھا کہ "انہوں نے جوابات میں کسی قسم کی تشنگی باقی نہیں چھوڑی اور اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔" نیز ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کیساتھ مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ کی فوٹو چھاپی جو اس پروگرام میں شامل تھے سوالات کا زیادہ تر موضوع 11 ستمبر کا واقعہ، اسلامی شریعت، پردہ، جرمن معاشرے میں مسلمان نوجوانوں کا کردار اور اسلام میں نشر کرنے کے مسائل کا حل تھے۔ مہمانوں کو آخر میں پاکستانی کھانے کی دعوت دی گئی جس کے دوران بھی تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا اور مہمانوں نے کتب بھی اسٹال سے حاصل کیں۔ اس تمام پروگرام کا انتظام صدر صاحب جماعت ہیپن ہائم مکرم حمید احمد خالد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے کیا تھا۔ جزاکم اللہ۔

(محمد احمد۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت ہیپن ہائم)

بقیہ: محمود حسن کار کردگی

صاحب ریجنل قائد مجلس نور ڈر ائن اور مکرم عبدالرشید ندیم صاحب شامل تھے۔ یہ ملاقات ۳۰ منٹ تک جاری رہی اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروانے کی توفیق ملی۔ پیوگر ماسٹر صاحب نے جماعت کے خیالات کی تائید کی نیز جماعت اور جماعت کے لوگوں کی خدمات کو سراہا اور خصوصاً جماعت احمدیہ کی پر امن تعلیم سے بہت متاثر ہوئے۔ جب مکرم عبدالرشید ندیم صاحب کو تحفہ دیا گیا تو اس تقریب میں بھی پیوگر ماسٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کا ذکر بطور خاص کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس جماعت کے اس ریجن کے سربراہ یعنی ریجنل امیر صاحب بھی آج تقریب میں شامل ہیں۔ جو ہمارے لئے باعث فخر و انبساط ہے۔ اس ملاقات میں جو ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ مکرم ریجنل امیر صاحب نے پیوگر ماسٹر صاحب کی خدمت میں جرمن قرآن کریم اور دیگر جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ جسے پیوگر ماسٹر صاحب نے بخوشی قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس میں برکت ڈالے اور نیکیوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

(ریجنل سیکرٹری تبلیغ نورڈ رائن)

بقیہ: عالمی حالات

اتوار کے روز بھی جاری رہا اور مزید علاقوں میں کرفیو کی اطلاعات ہیں۔ یاد رہے کہ ملک کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی آئندہ چند روز میں گزشتہ ایک ماہ سے جاری فسادات سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے والے ہیں۔ یہ ان کا گجرات کا پہلا دورہ ہوگا۔ ان فسادات میں سات سو سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ریاست کے بڑے شہر احمد آباد میں حکام کا کہنا ہے کہ تازہ ترین واقعات میں اتوار کے روز ہندو مسلم فسادات کے دوران پچاس سے زیادہ عمارتوں کو آگ لگا دی گئی۔ ہفتے کے روز کے بعد سے نو افراد کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ مختلف علاقوں میں کرفیو لگا ہوا ہے اور فوجی دستے شہر میں گشت کر رہے ہیں۔ بھارت کی ایک اور ریاست مہاراشٹر میں مذہبی فسادات کے دوران سات افراد کی ہلاکت کے بعد عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ہالینڈ میں آسان موت کے قانون کا نفاذ

ہالینڈ میں لاعلاج مرض میں مبتلا اشخاص کو تکلیف دیئے بغیر ہلاک کرنے کے عمل کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے۔ اس قانون کے تحت اب ڈاکٹروں پر اس وجہ سے مقدمہ نہیں چل سکے گا کہ انہوں نے کسی لاعلاج مرض میں مبتلا شخص کو زندگی کے خاتمے میں مدد دی۔ تاہم ان پر یہ لازم ہے کہ وہ سخت قوانین کی پابندی کریں۔ قانون کیمطابق مریض کو اپنی اجازت سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مریض ناقابل برداشت اذیت سے گذر رہا ہو اور مستقبل میں اسکے ٹھیک ہونے کے آثار نہ ہوں۔ اسکے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کسی دوسرے ساتھی سے مشورہ کرے۔ ہالینڈ میں لاعلاج مرض میں مبتلا اشخاص کو تکلیف دیئے بغیر ہلاک کرنے کے عمل کو قانونی حیثیت دینے کیوجہ سے ایک بین الاقوامی بحث چھڑ گئی ہے۔ بیلجیم بھی عنقریب اسطرح کا قانون منظور کرنیوالا ہے اور برطانیہ کی ایک عدالت نے بھی ایک فالج زدہ عورت کو اپنی زندگی ختم کرنے کا حق دے دیا ہے۔

محاورے ، کہاوتیں ، ضرب الامثال

ہمارے ہاں بہت سی ضرب الامثال، کہاوتیں اور محاورے زبان زد عام ہیں۔اور عموماً انہیں برمحل بھی استعمال کیا جاتا ہے۔مگران کے دلچسپ پس منظر کا علم استعمال کرنے والوں کو نہیں ہوتا۔ایسے دلچسپ محاوروں سے متعارف کرانے کیلئے ادارہ اخبار احمدیہ ایک کالم اس حوالہ سے شروع کر رہا ہے۔امید ہے کہ یہ قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔(ادارہ)

بیڑا اٹھانا:

(۱) عزم بالجزم کرنا۔کسی کام کے کرنے کا ذمہ لینا۔ہامی بھرنا۔ہاتھ لگانا۔شرط باندھنا (۲) مستعد ہونا۔آمادہ ہونا

تڑپائے کیوں تجھکو شہادت کا انتظار
قاتل وہ میرے قتل پہ بیڑا اٹھا چکا (مؤلف)

گلوری پان کی غیروں کو تم کھلاتے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا کبھی اٹھاتے ہو (ذوق)

چھپا کے پان یہ کس کیلئے بناتے ہو
ہمارے قتل کا بیڑا کبھی اٹھاتے ہو (//)

ہمارے قتل پہ بیڑا اُٹھائے جس کا جی چاہے
یہی گرداور یہی میدان آئے جس کا جی چاہے (شیدا)

اگلے زمانے کے راجاؤں اور سرداروں میں دستور تھا جب کوئی کام مشکل آن پڑتا تو وہ اپنے ماتحتوں کو بلا کر اول اس کام کی حقیقت اور کیفیت سناتے بعد ازاں خاصدان میں ایک گلوری رکھ کر ہر ایک کے آگے پیش کرتے جو اسے اٹھا کر کھا جاتا اُسپر یہ کام فرض ہو جاتا تھا۔چنانچہ اس رسم کو بیڑا ڈالنا یا رکھنا بھی کہتے تھے۔

****

بُورکے لڈّو: ایک قسم کی گیہوں کی بھوسی لڈّو جو نہایت عمدہ کھانڈ سے غلیفے ہوئے ہوتے ہیں اور سستے ہونیکے باعث اکثر لوگ دھوکے سے خرید لیتے ہیں۔حالانکہ بیچنے والے کی صدا یہی ہوتی ہے کہ "بُور کے لڈّو کھائے تو پچھتائے اور نہ کھائے تو پچھتائے"۔ مگر لوگ اسپر بھی لئے بغیر نہیں رہتے۔پس اب دھوکے کی مٹھائی۔ظاہری ٹیپ ٹاپ اور باطن ہیچ کو موقع پر بولتے ہیں اور نیز وہ کام جو ظاہر میں بھلا اور باطن میں بُرا اور بے فائدہ ہو اور اُس کے کرنے نکرنے دونوں صورتوں میں پشیمانی اُٹھانی پڑے۔

****

بھیگی بلّی بتانا: ۔ف۔ فعل لازم۔ٹالنا۔بہانا بنانا۔میلہ کرنا۔

(یہ محاورہ اِس قصہ کی طرف تلمیح ہے کہ کسی شخص نے امید کے موقع پر رات کے وقت اپنے نوکر سے پوچھا۔کیا مینہ برس رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا جی ہاں برس رہا ہے۔آقا نے کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا تُو تو اِسی جگہ پڑا ہوا اینڈ رہا ہے۔جواب دیا کہ جناب بھیگی ہوئی بلّی اِدھر سے گزری تھی اِس سے میں نے جانا کہ ضرور مینہ برس رہا ہے۔پس اس شکایت سے ٹالنا اور کام کر کے نہ دینے سے مراد ہے۔)

****

بیل منڈھے چڑھنا: (۱) شادی کا وقت آنا۔سہرا بندھنے کا دن آنا۔پروان چڑھانا۔(۲) اُمید بر آنا۔کام بننا۔کار بر آری ہونا کامیابی ہونا۔مُراد کو پہنچنا۔نہال آرزو کا سرسبز اور برومند ہونا۔

ہوئے نہ ہاتھ حمائل کسی کی گردن میں
چڑھی نہ بیل منڈھے گلشن جوانی کی (بحر)

ہندوؤں کے ہاں دستور ہے کہ برات سے ایک روز پیشتر منڈھا یعنی ایک نگیرہ سا باندھ کر اُسپر پھول اور بندھنوار وغیرہ باندھتے ہیں چونکہ یہ ایک قربِ شادی اور مراد بر آنے کی علامت ہے اس لئے معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انگور کی ٹٹی کو بھی منڈھا کہتے ہیں مگر ہمیں اس میں تامّل ہے۔

وہ پھلواڑی ایسی ہی لہرائیگی
منڈھے بلِ بھٹ جس کی چڑھ جائیگی (انشاء)

****

پارس: ایک خیالی پتھر جسے ہندوستان کے لوگ اِکسیر کی بجائے خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ پتھر لوہے سے چھوا جائے تو اسے سونا بنادے۔

پارس وہ سنگ ہے جسے ٹھکرا کے تُو چلے
اِکسیر جزو ہے تیرے قدم کے غُبار کا (ذوق)

سنگِ پارس کی نسبت اگلے کیمیائی گروں کا یہ خیال تھا کہ یہ ایک قسم کا حیوان ہے جسکی شکل پتھر میں منقلب ہوگئی ہے بعض کہتے تھے کہ اس کی ترکیب میں گندک اور پارہ شامل ہے بعض کا بیان تھا کہ یہ ایک سُرخ رنگ اور نرالی بو کا بُرادہ ہے اور حقیقت میں مکروفریب کا جعلی پتھر ہوتا تھا جس کی ساخت میں سونا ملادیتے تھے اور وہ آگ پر رکھنے سے اصلی سونا نکل آتا تھا۔اہلِ یورپ بھی ایک مُدّت تک اِس دھوکے میں رہے۔چنانچہ ہنری ششم نے ۱۴۵۵ء میں ایک کمیشن اس امر کیلئے دریافت کرنے کو مقرّر کیا تاکہ یہ نعمتِ عظمیٰ حاصل کر کے سلطنت کا قرضہ چکائے مگر کچھ بھی نہ ہُوا۔

****

ریجنل اجتماع و کیمپ برائے واقفین نو

ماہ فروری ۲۰۰۲ء میں ریجن ورٹم برگ میں "واقفین نو" کیلئے کیمپ واجتماع منعقد ہوا۔ورٹم برگ کے سیکرٹری وقفِ نو لکھتے ہیں کہ اس کیمپ میں ۱۱۰ واقفینِ نو اور واقفاتِ نو نے شرکت کی۔بچوں کی تین مختلف معیار کی ٹیموں نے مقابلہ جات علمی میں بھرپور تیاری سے حصّہ لیا اور پہلی مرتبہ دینی معلومات کا پرچہ تحریری طور پر لیا گیا۔اوّل، دوم وسوم آنے والے بچوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

مربی سلسلہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے اپنے خطاب میں والدین کو تحریک وقفِ نو کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں بتایا نیز بچوں کو سادہ پیرایہ میں نصائح فرمائیں۔ریجنل امیر محترم افتخار احمد صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔آمین

تقریب آمین

عزیزم ذیشان اجمل نے عمر ۶ سال ۸ ماہ میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا (الحمدللہ) تقریب آمین میں مکرم ریجنل امیر صاحب اوران کی ساری عاملہ نے شرکت کی اور بچے کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات سے نوازے اور مزید اعلیٰ تعلیم سے نوازے۔بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

(محمد اجمل، ریجنل سیکرٹری وقفِ نو ہیسن ڈارمسٹڈ)

شہر کولون کے کارڈنیل Meisner کا اسلام پر الزام اور اس کا جواب

اسلام رواداری کی تعلیم اسی جگہ دیتا ہے جہاں وہ اقلیت میں ہو

جرمن رسالہ (Bunte-Illustriete) کی 11 اکتوبر 2001ء کی اشاعت میں شہر کولون کے کارڈنیل Meisner نے اپنا ایک انٹرویو دیا جس میں اس نے اسلام پر یہ الزام لگایا کہ 'اسلام رواداری کی تعلیم اس وقت دیتا ہے جہاں وہ اقلیت میں ہو۔" ہمارے جرمن دوست برادرم ہدایت اللہ ہیوبش نے اس انٹرویو کے حوالے سے کارڈنیل موصوف کو ایک خاص لکھا۔جس کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"جناب کارڈنیل صاحب! آپ نے اپنے Bunte میں شائع ہونے والے انٹرویو میں اسلام کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسلام صرف اس وقت تک رواداری کا حامی ہے جب تک وہ اقلیت میں ہو۔آپ جیسی شخصیت سے یہ توقع نہ تھی کہ ایک ایسے ماحول میں جہاں عیسائی اور دیگر مذہبوں سے تعلق رکھنے والے رہ رہے ہوں۔بغیر سوچ سمجھے ایک ایسی رائے ظاہر کرتے جس پر آپ نے خود بھی اچھی طرح غور نہیں کیا۔آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن اور حضرت بانی اسلام ﷺ کی احادیث دونوں میں مذہبی آزادی کی پُرزور تعلیم پائی جاتی ہے۔مثلاً "مذہب کے معاملے میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔" (2:257)۔"کیا تو لوگوں کو مجبور کرسکتا ہے کہ وہ ایمان لے آویں؟" (10:100)۔تو کہہ دے کہ یہ حق (اسلام) تمہارے رب کی طرف سے ہے۔جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔" (سورۃ الکہف:30)۔ان تمام آیات قرآنیہ میں اسلام کو جبر سے پھیلانے کی ممانعت کی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کسی موقع پر بھی ثابت نہیں کہ آپؐ نے کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا ہو یا اسلام کو بزور منوانے کی ضرورت سمجھی ہو۔اسی طرح تاریخ اسلام کے اندر بھی بزور اسلام پھیلانے کی کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔جبکہ اس کے برعکس یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مثلاً کارل اعظم (Karl, der Groß) نے Sachsen قوم کے لوگوں پر جب بزور شمشیر غلبہ پالیا تو انہیں دو میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا حکم دیا۔عیسائیت یا موت۔جس پر ایک لاکھ آدمیوں نے موت کو ترجیح دی۔

المختصر اسلام کی تمام بنیادی اہمیت کی حامل کتب میں مذہبی رواداری کو بنیادی تعلیم کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔خود آنحضرت محمد ﷺ کا عمل بھی اسی تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔جیسا کہ جب ایکبار باہر سے عیسائیوں کا ایک وفد آپؐ سے ملنے آیا تو ان کی عبادت کا وقت ہونے پر آپؐ نے انہیں اپنی مسجد کے اندر یہ کہہ کر اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی کہ یہ بھی تو خدا ہی کا گھر ہے۔اگر آپ اسلام کی اس سنہری تعلیم اور قابل تقلید مثال کے باوجود افغانستان میں طالبان نے جو کچھ کیا اسلام اس کا ذمہ دار نہیں۔اسی طرح بعض دیگر اسلامی ممالک میں مذہب کے بارے میں اگر تنگ ظرفی پائی جاتی ہے۔تو اس کی ذمہ داری بھی اسلام پر نہیں پڑتی۔اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ مسلمانوں میں انحطاط پیدا ہوچکا ہے جو خود ہمارے نزدیک قابل افسوس بات ہے۔

تاہم اسلامی ممالک کے اندر ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ وہاں دیگر مذاہب والوں کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی ہے۔مثلاً گذشتہ دنوں میں اُٹھنے والے نام نہاد "اسلامی انقلاب" کے دوران عیسائیوں کو اپنی مذہبی رسومات بجالانے کی پوری آزادی رہی۔یہی صورت بعض دوسرے کٹر قسم کے اسلامی ممالک کے اندر پائی جاتی ہے اور اگر کسی اسلامی ملک میں اسلام کی تعلیم کے برعکس کوئی چیز نظر آتی ہے تو خود بعض عیسائی ممالک بھی اس چیز سے کلیۃً خالی نہیں۔یقیناً اس قسم کے عیسائی ممالک موجود ہیں جہاں مسلمانوں کو اپنے جائز حقوق سے محروم رکھا جارہا ہے حالانکہ ملکی قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔

میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جس صورت میں اسلامی ممالک میں ابھی تک کوئی ایسا ملک نہیں جہاں قرآن کریم اور سنّتِ رسولؐ کے عین مطابق عمل ہو رہا ہو۔(بلکہ وہاں خود صلح پسند مسلمانوں کو بھی اپنے مذہبی فرائض بجالانے کی پوری آزادی حاصل نہیں) وہاں ہماری جماعت، جماعت احمدیہ، جو بیس کروڑ کی تعداد میں 170 سے زائد ملکوں میں پھیل چکی ہے اور جس کے پچاس ہزار پیروکار جرمنی میں موجود ہیں، اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کی کوشش کررہی ہے اور میں اس جماعت کے ایک ترجمان اور مسجد نور فرینکفرٹ کے امام کے طور پر آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لاکر اپنے Bunte میں ظاہر کئے ہوئے خیالات کے بارے میں ہمارے ساتھ گفتگو کریں۔

(اس کا جواب کارڈینل موصوف نے کیا دیا اور اس کے جواب الجواب کے طور پر برادرم ہیوبش صاحب نے کیا لکھا اس کا خلاصہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔انشاءاللہ)

(ترجمہ وتلخیص:۔فضل الٰہی انوری صاحب)

"آپ کا نوازش نامہ ملا"

مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہونگے۔اللہ تعالیٰ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور بہترین اور احسن رنگ میں اخبار احمدیہ کی ادارت کی توفیق بخشے۔ آمین

مارچ ۲۰۰۲ء کا پرچہ ملا جسمیں خطوط لکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ایک خط میں بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ایک فقرہ میں "زندگی پر ایک نظر کر دیکھیں "،ہمیں "زندگی پر ایک نظر ڈال کر دیکھیں" مناسب ہوگا۔اسی طرح "ایسی مثال ڈھونڈ نکالنا جوئے شیر نکالنے سے کسی طور پر کم نہیں"۔محاورہ میں جوئے شیر لانا ہوتا ہے نکالنا نہیں ہوتا۔ممکن ہے کہ پروف ریڈر کی نظر سے یہ بات نہ گزری ہو۔امید ہے کہ آئندہ زیادہ گہری نظر سے ان باتوں کی طرف توجہ کریں گے۔ جزاك الله

یہ چند گزارشات محض اخبار کی کارکردگی کو زیادہ عمدہ بنانے کیلئے عرض کی ہیں۔اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ آمین

خاکسار حمیداللہ ظفر۔ڈیٹسن باخ

Vol. 8 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 5
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

عالمی حالات

بلند عمارت پر جہاز سے خودکش حملہ

چند دن پہلے اٹلی میں ایک چھوٹے جہاز سے Milano میں ایک عمارت سے ٹکرانے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اٹلی کے Media کی رپورٹ کے مطابق جہاز کا پائیلٹ Luigi Fasulo جس کی عمر 67 سال تھی۔ ایک مشکوک کاروبار میں 1,7 ملین Euro کا دھوکہ کھا چکا تھا۔ اس لئے ہفتہ کے روز اس حادثہ سے کچھ عرصہ پہلے اس نے پولیس میں رپورٹ بھی درج کروائی تھی۔ دھوکہ دینے والا شخص فرانس میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اٹلی کے میڈیا کا اس بارہ میں خیال ہے کہ شائد پائیلٹ نے خودکشی کی ہے۔ جس میں وہ خود اور دو مزید خواتین ہلاک ہو گئی تھیں۔

فلسطین کی صورتحال

☆ جاسوسی کے الزام میں کئی فلسطینی ہلاک

فلسطینی سیکورٹی ذرائع نے کہا ہے کہ نقاب پوش مسلح افراد نے دو علیحدہ واقعات میں گیارہ ایسے افراد کو ہلاک کر دیا ہے جن پر اسرائیلیوں کے لئے جاسوسی کرنے کا شبہ تھا۔ ادھر اسرائیل نے غرب اُردن میں فوجی کارروائی کو اور وسیع کر دیا ہے۔ پہلے واقعات میں دو نقاب پوشوں نے غرب اردن کے تلکرم میں فلسطینی سراغرسانی کے محکمے کی ایک عمارت میں داخل ہو کر آٹھ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق فلسطینی اہلکار اس عمارت کو اس وقت چھوڑ کر چلے گئے تھے جب غرب اردن میں تازہ ترین کارروائی کے دوران اسرائیلی ٹینک تلکرم کی طرف بڑھنے لگے۔ اس سے قبل قلقلیہ کے علاقے سے دو افراد کی نعشیں ملیں، ان پر شبہ تھا کہ وہ اسرائیلیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ بیت اللحم میں بھی ایک مشتبہ مخبر کو ہلاک کیا گیا۔

☆ فلسطین کے کئی شہروں پر اسرائیل کا قبضہ

اسرائیلی فوج کی نئی کارروائی میں کئی ٹینک تلکرم میں داخل ہو گئے ہیں۔ فوج نے پہلی ہی قلقلیہ پر قبضہ کر رکھا ہے اور بیت اللحم کے مضافات بھی مزید ٹینک نظر آ رہے ہیں۔ جنین کا شہر بھی مکمل اسرائیلی ٹینکوں نے گھیر رکھا ہے۔ فلسطینی اہلکاروں کا کہنا ہے کہ دس ٹینک تلکرم کے مرکز میں داخل ہو گئے اور درجنوں ٹینک شہر کے باہر اور یہاں واقع دو پناہ گزیں کیمپوں کے گرد موجود ہیں۔

دوسری طرف رملہ میں مسٹر عرفات شدید فوجی دباؤ میں رہ رہے ہیں اور اُن کے دفاتر کے قریب شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اسرائیلی افواج نے انہیں محاصرے میں لے رکھا ہے اور فلسطینی حکام کے مطابق ان کے کئی ذاتی محافظ زخمی ہو چکے ہیں۔ بی بی سی کے ساتھ ایک انٹرویو میں ایک اعلیٰ فلسطینی اہلکار نے کہا ہے کہ ان کے خیال میں مسٹر عرفان کی زندگی خطرے میں ہے۔

اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ رکھنے والے دو عرب ملکوں مصر اور اردن نے اسرائیلی کارروائی پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ ترکی نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسٹر عرفات کو آزاد کر دے۔ ساتھ ہی یہ خبر ہے کہ مغربی ملکوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً چالیس امن پسند کارکن رملہ میں یاسر عرفات کے دفاتر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ اسرائیلی افواج کے خلاف فلسطینی راہنما کی حفاظت کریں گے۔

ملائشیا کے دارالحکومت کوالمپور میں او آئی سی (OIC) کا اجلاس

پچاس سے زائد اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے ملائشیاء کے دارالحکومت کوالمپور میں او آئی سی کے اجلاس میں اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ مشرقی وسطی کے علاقے کو ایک مکمل جنگ میں دھکیل رہا ہے۔ وزرائے خارجہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کی جارحیت کو روکنے کے لئے اقدامات کرے اور فلسطینی علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی یقینی بنائے۔

☆ اجلاس میں شریک مندوبین نے مشرق وسطی میں فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی کارروائیوں کو ریاستی دہشت گردی قرار دیا۔ تاہم ڈاکٹر مہاطر محمد نے کہا کہ جو کوئی بھی عام شہریوں کو نشانہ بناتا ہے، جن میں فلسطینی خودکش بمبار بھی شامل ہیں۔ انہیں دہشت گرد سمجھا جانا چاہیئے۔ ملائشیا کے وزیر اعظم نے کہا کہ گیارہ ستمبر کے بعد سے تمام مسلمانوں کو "دہشت گردوں" کا حمایتی تصور کیا جا رہا ہے۔ ان کا اس اجلاس کو طلب کرنے کا ایک مقصد یہ باور کروانا تھا کہ مسلمان ممالک دہشت گردی سے متعلق امریکی خدشات سے کسی حد تک اتفاق کرتے ہیں۔ فلسطین کے نمائندے نے امریکہ پر اسرائیل کو کھلی چھٹی دینے کا الزام لگایا ہے۔

اجلاس کے دوران عالمی صورتحال سے متعلق اسلامی دنیا اور امریکہ کی سوچ میں جو ایک فرق واضح طور پر سامنے آیا ہے وہ مشرق وسطی کی صورتحال سے متعلق ہے۔ اجلاس میں شریک اکثر ممالک فلسطین کے تنازع کو "بین الاقوامی دہشت گردی" کا موجب قرار دیتے ہیں۔

بھارت میں جینیاتی طریقے سے تبدیل شدہ فصل کی منظوری

بھارت میں وزارت ماحول کے ماتحت کمیٹی نے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ فصل بی ٹی کاٹن کے بیج خریدنے اور انہیں کاشت کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ فیصلہ مذکورہ بیجوں کی ملک کے مختلف حصوں میں آزمائش کے چار سال بعد کیا گیا ہے۔ بھارتی صنعت میں اسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے جبکہ خوراک کے بارے میں پالیسی کے تجزیہ نگاروں نے اس فیصلے پر تنقید کی گئی ہے۔

تخم فراہم کرنے والی کمپنیوں کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ان فصلوں کی تبدیل شدہ بیجوں کی منظوری کی راہ کھل جائے گی جن کی اقسام کو بہتر بنانے کے لئے بائیوٹیکنالوجی کو استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں صنعتی شعبہ کی جانب سے اس فیصلے کو سراہا گیا ہے۔ وہاں بقائے ماحول کے لئے کام کرنے والوں نے اسے تنقید کا نشانہ بناتا ہے کیونکہ ان کے خیال میں ایسے بیجوں کے مضر اثرات نہ صرف فصل پر مرتب ہوں گے بلکہ اس کے کھانے والے بھی ان اثرات کی زد میں آئیں گے۔ انہوں نے یورپی ماحولیاتی ایجنسی کی حال ہی میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کا حوالہ دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اس طرح کی تبدیلیوں کا سبب بننے والا مواد بالآخر غائب ہو کر زمین کو متاثر کرتا ہے جس پر ایسی جڑی بوٹی اُگ آتی ہیں جو آسانی سے تلف نہیں ہوتی۔ جبکہ اس کے حق میں یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ مذکور قسم کی فصل معتدل آب و ہوا کے لئے انتہائی موزوں ہے کیونکہ ایسے علاقوں میں مضر کیڑے مکوڑے اور جڑی بوٹیاں کم پائی جاتی ہیں۔

بھارت میں مزید فسادات

بھارت کی مغربی ریاست گجرات میں مذہبی فسادات کا سلسلہ

باقی صفحہ 2 پر

انتقال پُر ملال

نہایت افسوس کیساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کے والد گرامی محترم Hans Wagishauser صاحب مؤرخہ 24 اپریل 2002ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر 89 سال تھی، آپ ایک عرصہ سے امیر صاحب کے پاس ہی مقیم تھے اور یہیں آپکی وفات ہوئی، اس دوران آپکے بیٹے بہو اور پوتوں نے آپکی غیر معمولی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

مرحوم گوناگوں صفات کے حامل تھے۔ کم گو، شریف النفس اور شفیق انسان تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جماعتی جلسوں اور اجتماعات میں حسب توفیق شریک بھی ہوتے تھے۔ مزید برآں محترم امیر صاحب نے نمائندہ اخبار احمدیہ کو بتایا کہ مرحوم ایک خدا میں یقین رکھتے تھے اسی لئے آپ نے اپنی والدہ کی اجازت سے مرحوم کی تدفین میں اس امر کو ملحوظ رکھا اور قبر تیار ہونے پر کثیر تعداد میں جمع افراد جماعت نے اجتماعی دعا کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ اپنی رحمت و مغفرت کا سلوک فرمائے اور محترم امیر صاحب اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

کولن کے ایک احمدی طالب علم عزیز احمد کمال شمس صاحب (ولد ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ) نے اپنے سکول میں اور اس کے بعد تمام کولن کے اسکولوں کے درمیان جرمن زبان میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ "فالحمد للہ علیٰ ذالک"، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

جرمنی کے شب و روز

فٹ بال کا عالمی کپ

2006 میں فٹ بال کا عالمی کپ جرمنی میں منعقد ہوگا۔ ایک تجزیہ کے مطابق اس سے ملک جرمنی کو کئی ارب Euro کا فائدہ ہوگا۔ یہ تحقیق Paderborn کی یونیورسٹی نے کی ہے۔ پروفیسر Rahmann کے مطابق 12 سٹیڈیمز میں کھیلوں کے انعقاد کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ 3 ارب Euro کا نفع اور بدترین صورت میں زیادہ سے زیادہ 100 کروڑ Euro کا نقصان ہو سکتا ہے۔ مگر امید غالب یہ ہے کہ نفع ڈیڑھ ارب Euro کے نزدیک ہوگا۔

جرمنی میں بھیڑیے

جرمنی میں قریباً 150 سال بعد بھیڑیوں کا ایک خاندان جنگلوں میں پایا گیا ہے۔ 19 ویں صدی کے نصف میں جرمنی سے بھیڑیے قریباً ختم ہو گئے تھے۔ اب 150 سال کے بعد پہلی مرتبہ جنگل میں چار بھیڑیے پیدا ہوئے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ خاندان پولینڈ سے دریائے Oder یا Neiße کو تیر کر عبور کر کے جرمنی میں داخل ہوا ہے۔ ایک فلم ساز 3 ہفتوں کی کوشش کے بعد ان کی تصاویر اتارنے اور فلم بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اسرائیلی سفیر پر تنقید

FDP کے Uido Westerwelle نے جرمنی میں اسرائیل کے سفیر Shimon Stein پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے جرمنی کے یہودی کی مرکزی تنظیم کے ایک جلسہ میں جذبات کو انگیخت کرنے والی تقریر کی تھی۔ Westerwelle نے کہا کہ اس طرح ایک غیر ملکی سفیر کے اظہار خیال پر انہیں تشویش ہوئی ہے۔

Stein نے کہا تھا کہ جرمنی کے سیاستدانوں کی طرف سے عرفات کو کوئی حقیقی پیغام نہیں دیا گیا۔ Westerwelle نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ ہمدردی کی جرمنی میں ہرگز کمی نہیں مگر اسرائیل کی حکومت پر تنقید کا اب واقعی ضروری ہے اس کو بعض لوگ یہودی کی مخالفت سمجھ رہے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ Zentral Rat der Juden کے صدر Paul Spegel، FDP کے نائب Möllenmann کو یہودی مخالف قرار دیا تھا۔ یاد رہے Möllemann عربوں کے ساتھ دیرینہ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔

ERFURT خون میں نہا گیا

سارے جرمنی میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب اسکے شہر "Erfurt" میں 19 سالہ لڑکے نے اپنے سمیت سکول کے 13 اُستاد، ایک پولیس اہلکار، اور 2 بچوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اسے کچھ عرصہ قبل خراب نمبر آنے اور بیماری کا جھوٹا بہانہ کرنے پر سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ ہر طبقہ فکر کے ساتھ ساتھ صدر جمہوریہ، چانسلر، وفاقی وزرائے داخلہ و انصاف نے اس دردناک واقعہ پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے۔